مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

واعظ الجمعہ

ہر مسلمان مبلّغ ہے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ہر مسلمان مبلّغ ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

باہم اِصلاح کا فریضہ

برادرانِ اسلام! نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے لیے اللہ ربّ العالمین نے حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا، اور آخر میں حضور نبئ کریم ﷺ پر اس سلسلۂ نبوّت کو ختم فرمایا، اس کے بعد اس منصبِ عالی کی بجاآوری کی ذمّہ داری اُمّتِ محمدیہ کے سپرد کردی گئی، اور ارشاد فرمایا: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾[1] "تم ان سب اُمتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں؛ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمہ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے

(١) پ٤، آل عمران: ١١٠.

ہیں کہ "اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو مبلغ ہونا چاہیے، (جسے) جو مسئلہ معلوم ہو دوسرے کو بتائے، اور خود اس کی اپنے عمل سے تبلیغ کرے"[1]۔ لہذا رہتی دنیا تک حسبِ استطاعت ولیاقت اب ہر مسلمان مبلغ ہے، اب کوئی نبی نہیں آئے گا، ہمیں ہی ایک دوسرے کی اِصلاح کا فریضہ انجام دینا، اور اس سلسلے میں بھرپور کوشش کرنی ہے!۔

اُمّتِ محمدیّہ کا وصفِ خاص

عزیزانِ محترم! نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، حسبِ استطاعت ہر مسلمان پر لازم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[2] "مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں؛ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں"۔

فریضۂ تبلیغ سنّتِ انبیاء ہے

جانِ برادر! اللہ تعالی کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا، انہیں نیکی کی دعوت دینا، برائی سے منع کرنا، اور صراطِ مستقیم کی طرف اُن کی رہنمائی کرنا، سنّتِ انبیاء ہے، اللہ ربّ العالمین نے سرورِ دو جہاں ﷺ کو تبلیغ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ﴾[3] "اے رسول! جو کچھ تم پر اُترا تمہارے رب کی طرف سے، اس کی تبلیغ فرما دیں، اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اُس کا کوئی پیغام بھی نہ پہنچایا"۔

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" پ۴، آلِ عمران، زیرِ آیت: ۱۱۰، صـ۱۰۰۔

(۲) پ۱۰، التوبة: ۷۱.

(۳) پ٦، المائدة: ٦٧.

میرے محترم بھائیو! دعوت و تبلیغِ دین کی ذمہ داری ہر مسلمان پر حسبِ اِستطاعت ولیاقت لازم ہے، چاہے وہ مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے یا ملک میں رہتا ہو، لہذا ہمیں چاہیے کہ اس سنّتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر عمل کریں، اور جس بات کا صحیح علم ہو اُسے دوسروں تک پہنچا کر اپنے حصہ کا فریضہ انجام دیں۔

دعوت و تبلیغ سے متعلق حکمِ شرعی

حضراتِ گرامی قدر! حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے سے متعلّق حکمِ شرعی بیان فرماتے ہیں کہ "اَمر بالمعروف ہر شخص پر اُس کے منصب کے اعتبار سے، اور حسبِ استطاعت واجب ہے، اس پر قرآن وسنّت ناطق ہے، اور اِجماعِ امّت بھی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فرضِ کفایہ ہے، جیسے: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[1] "اور تم میں ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے جو بھلائی کی دعوت دیں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں" (جیساکہ) ﴿مِّنْكُمْ اُمَّةٌ﴾ کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ فرضِ عین ہوجاتا ہے، مثلاً کسی جگہ برائی ہورہی ہو اور ایک آدمی کو اس کا علم ہو، کسی دوسرے کو معلوم نہ ہو، تو صرف اس پر فرض ہے دوسروں پر نہیں۔ نیکی کا حکم دینے والا اپنا فرض ادا کردے تو بَری الذِّمہ ہوجاتا ہے، (چاہے) مخاطب قبول کرے یا نہ"[2]۔

ہر مسلمان مبلغِ اسلام ہے

عزیزانِ مَن! کسی کو نیکی کی دعوت دینا، یا برائی سے روکنا، صرف علمائے دین ہی

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٠٤.
(٢) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، پہلی فصل، ٦/ ٥٣١۔

کی ذِمّہ داری نہیں، حکمِ نبوی یہ ہے کہ جسے جس چیز کا جتنا صحیح علم ہے، وہ کمی بیشی کیے بغیر اُسے دوسروں تک پہنچا دے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں ایامِ تشریق کے وسط میں "خطبۂ حجۃ الوداع" میں فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، اور تمہارا باپ (آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) بھی ایک ہے، کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو گورے پر تقوی کے سوا کوئی فضیلت نہیں۔ سنو! کیا میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟!" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں! پھر حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ!»[1] "پھر حاضر غائب کو تبلیغ کر دے" یعنی جو مَوجود ہیں یہ اُن کی ذمہ داری ہے، کہ اس پیغام کو اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں اِس وقت مَوجود نہیں۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً!»[2] "میری طرف سے لوگوں تک پہنچادو، اگرچہ کوئی ایک ہی آیت (بات) ہو!"۔

---

(١) "شعب الإيمان" ٣٤- باب في حفظ اللسان، فصل في حفظ اللسان عن الفخر بالآباء، ر: ٥١٣٧، ٤/ ١٨٢٠.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب العلم، باب ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ر: ٢٦٦٩، صـ٦٠٥.

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "آیت کے لُغوی معنی ہیں: علامت اور نشان، اس لحاظ سے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزات، اَحادیث، اَحکام اور قرآنی آیات سب آیتیں ہیں۔ اصطلاح میں قرآن کے اس جملے کو آیت کہا جاتا ہے جس کا مستقل نام نہ ہو، نام والے مضمون کو "سورۃ" کہتے ہیں۔ یہاں آیت سے لُغوی معنی مُراد ہیں، یعنی جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو، وہ دوسرے تک پہنچادے!"[1]۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک اَور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ "اَمر بالمعروف حکمرانوں، علماء و مشایخ، بلکہ ہر مسلمان کی ذِمّہ داری ہے، اسے صرف ایک طبقہ تک محدود کر دینا صحیح نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر شخص اس کو اپنی ذِمّہ داری سمجھے، تو مُعاشرہ نیکیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے"[2]۔

قدرت کے باوُجود برائیوں کو نہ روکنے کی وَبا

حضراتِ ذی وقار! "آج کل ہمارے مُعاشرے میں یہ وَبا بڑی عام ہو چکی ہے، کہ برائی اور گناہ ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، لیکن استطاعت وقدرت ہونے کے باوُجود اُسے روکنے یا منع کرنے کی کوشش نہیں کرتے، اور بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ "کوئی نیکی کرے یا گناہ، ہمیں کیا؟ وہ جانے اُس کے اعمال!" ایسی سوچ رکھنا دُرست نہیں بلکہ جو شخص برائی اور گناہوں کی روک تھام پر قادِر ہو، اُس پر لازم ہے کہ اپنی طاقت واختیار کے ذریعے اُسے روکے۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" علم کی کتاب، پہلی فصل، ۱/۱۶۹۔

(۲) اَیضًا، کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، پہلی فصل، ۶/۵۳۱، ۵۳۲۔

حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ رَأَى مُنْكَراً فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ!»[1] "جو برائی دیکھے اُسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو اُسے اپنے دل میں بُرا جانے، اور یہ نہایت کمزور اِیمان ہے!"۔

علاوہ ازیں ہمارے علمائے دین، مذہبی پیشوا، دینی مدارِس کی انتظامیہ واساتذۂ کرام، تعلیمی اداروں کے سربراہان، اور سرکاری ونجی دفاتر کے افسران، اور والدین کو بھی چاہیے کہ اپنے ماتحت ملازمین، کارکنان، شاگردوں، مریدوں اور اپنی اَولاد کو نیکی کا حکم دیں، برائی سے منع کریں، اور انہیں خاص طَور پر اس کی نصیحت کریں۔ قرآنِ کریم میں ہے کہ حضرت سیّدنا لقمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے اپنے بیٹے کو اَمر بالمعروف سے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾[2] "اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھو، اور اچھی بات کا حکم دیتے رہو، اور بُری بات سے منع کرتے رہو، اور جو مصیبت تم پر آپڑے اس پر صبر کرو، یقیناً یہ سب بلند ہمت کے کام ہیں!"[3]۔

قدرت واختیار کے باوُجود گناہ کرنے والوں کو نہ روکنے کی سزا

عزیزانِ مَن! گناہوں کو روکنے کی قدرت رکھنے کے باوُجود غفلت برتنا، نام نہاد مصلحت پسندی کا مُظاہرہ کرنا، اور مجرمانہ خاموشی اختیار کیے رہنا، بہت بڑا جرم اور

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ٢١٧٢، صـ٤٩٩.

(٢) پ٢١، لقمان: ١٧.

(٣) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۲ء" جولائی، "اَمر بالمعروف ونہی عن المنکَر" ...الخ، ۴۳۶/۱۔

عذابِ الٰہی کا باعث ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ!»[1] "جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں، لیکن روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے لوگ انہیں نہ روکیں، توعنقریب اللہ تعالی ان سب پر عذاب بھیجے گا"۔

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ!»[2] "اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرتے رہو! ورنہ اللہ تعالی تمہیں ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا کہ تم دعا کروگے، تووہ تمہاری دعا بھی قبول نہیں فرمائے گا!"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکَر کی ذمّہ داری سے پہلوتہی کتنا بڑا جرم ہے! اس حدیث میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس کا بیان کیا گیا ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "یا توتمہیں یہ فریضہ انجام دینا ہوگا، یا اللہ تعالی کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا! اور اس کے بعد اگر دعا بھی کروگے تو قبول نہ ہوگی!" یہ نہایت سخت قسم کی وعید ہے، یعنی جب تک تم اپنی کوتاہی کا اِزالہ نہیں کروگے، اور اللہ تعالی سے مُعافی نہیں مانگوگے، تمہاری کوئی دعا قبول نہیں ہوگی"[3]۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب المَلاحم، باب الأمر والنهي، ر: ٤٣٣٨، صـ٦٠٩.
(٢) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ٢١٦٩، صـ٤٩٨.
(٣) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، دوسری فصل، ٦/٥٣٤، ٥٣٥۔

حسبِ منصب واختیار سب سے باز پُرس ہوگی

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! ہر صاحبِ اختیار شخص کو چاہیے کہ حسبِ قدرت نیکی واچھائی کا حکم دے، اور برائی سے منع کرے، اگر ہمارے حکمرانوں، ججوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں، صاحبِ اختیار لوگوں اور والدین نے اپنے اس عظیم فریضہ کو صحیح طَور پر انجام نہ دیا، اس ذِمّہ داری کی ادائیگی میں غفلت وکوتاہی برتی، اور اپنے ماتحت لوگوں اور رِعایا وعوام کو گناہوں کے دَلدل میں گرنے سے نہ روکا، تو اللہ جَلَّ جَلالُہ بروزِ محشر اس بارے میں حسبِ منصب واختیار ہم سب سے باز پُرس فرمائے گا، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ فَهُوَ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْـمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»[1] "تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو لوگوں کا حقیقی امیر (۱) ایک حاکم ہے، اور اس سے اُس کی رِعایا کے بارے میں سوال ہوگا، (۲) ہر آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ونگہبان ہے، اور اس سے اس کے اہل وعِیال کے بارے میں سوال ہوگا، (۳) عورت اپنے شَوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے، اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، (۴) غلام (وملازِم) اپنے آقا (مالک) کے مال کا نگہبان ہے، اور اس سے بھی اس

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب العِتق، ر: ٢٥٥٤، صـ٤١٢.

بارے میں پوچھا جائے گا، لہذا جان لو کہ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ونگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں (قیامت کے دن) باز پرس ہوگی!"۔

تبلیغ کا بنیادی اور اہم ترین اُصول

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! تبلیغ کا بنیادی اور اہم ترین اُصول یہ ہے، کہ ہر مبلّغ جس نیک بات کی تبلیغ کرے، یا کسی برائی سے اپنے مسلمان بھائی کو روکے، تو پہلے خود اس پر عمل پیرا ہو، اس کے بعد دوسروں کو اس بات کی دعوت دے؛ کیونکہ اپنی ذات کو بُھلا کر دوسروں کو دعوت وتبلیغ کرنا، ایک اچھے مبلّغ وداعی کا وصف ہرگز نہیں ہوسکتا! اللہ ربّ العزّت ایسوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾[1] "کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو؟! حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو تم خود نہیں کرتے؟ کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ دوسروں کو وہ کہو جو خود نہ کرو!"۔

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يُجاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ القِيامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَما يَدُورُ الحِمارُ بِرَحاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ:

---

(١) پ١، البقرة: ٤٤.
(٢) پ٢٨، الصف: ٢، ٣.

يَا فُلاَنُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ»[1].

"قیامت کے دن ایک شخص کو لاکر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا، تو اس کی انتڑیاں آگ میں نکل پڑیں گی، وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جیسے گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، دوزخی لوگ اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے کہ اے فُلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو اچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے ہمیں منع نہیں کرتا تھا؟! وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو تو اچھائی کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، اور میں تم لوگوں کو تو برائی سے منع کرتا تھا مگر خود برائی سے نہیں بچتا تھا"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "اس حدیث شریف میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے، کہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا خود بھی باعمل ہو، اگر وہ خود اچھے اعمال نہیں کرتا، اور برائی سے اجتناب نہیں کرتا تو سزا کا مستحق ہوگا، اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ باعمل آدمی کی تبلیغ سے انکار کی گنجائش نہیں ہوتی، اور یوں اس کا اپنا عمل دوسروں کے عمل کے لیے ترغیب وتحریص (رغبت وشَوق) کا کام دیتا ہے، لیکن یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ اگر کوتاہی یا لاپرواہی کی وجہ سے مبلّغ اَعمالِ صالحہ سے کنارہ کشی رکھتا ہے، یا نفس وشیطان کے دھوکے میں آکر برائی کا مرتکِب ہوتا ہے، تو اسے اَمر بالمعروف (نیکی کا حکم کرنے) اور نہی عن المنکر (برائی سے منع کرنے) کا فریضہ انجام دینے سے ہاتھ نہیں کھینچنا چاہیے، بلکہ ساتھ ساتھ اپنی اِصلاح کی (بھی) کوشش کرتے رہنا چاہیے"[2]۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب صفة النار وأنّها مخلوقة، ر: ٣٢٦٧، صـ٥٤٤.
(٢) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، باب نیک باتوں کا حکم دینا، پہلی فصل، ۶/۵۳۴۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نیکی کی دعوت عام کرنے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرما، دینِ اسلام کا حقیقی اور باعمل مبلّغ بنا، تبلیغِ دین میں آنے والی مشکلات پر صبر کی توفیق عطا فرما، حضور نبیٔ کریم ﷺ کے حکیمانہ اَندازِ تبلیغ کو اپنانے کی توفیق عطا فرما، حضور کی خوش اَخلاقی اور نرمی سے ہمیں وافر حصہ عطا فرما، دینِ اسلام کو درپیش عالمی چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت اور حوصلہ عطا فرما۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے

بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.